پروفیسر خالد شبیر احمد

غزل

لطف و عطا وہ شہرِ ستمگر میں اب کہاں
سوزِ دروں کلام سخن ور میں اب کہاں
آنگن میں میرے دل کے کب اُترا ہے کوئی چاند
ہیں کہکشائیں میرے مقدر میں اب کہاں
اب رہنمائی میں نہیں اخلاص کی کرن
فکر و نظر کی وسعتیں رہبر میں اب کہاں
ملتی ہے دل کو تازگی جو تیرے قرب سے
کونپل میں، گل میں، شاخِ گلِ تر میں اب کہاں
گل کی صباحتوں سے تہی ہے چمن چمن
وہ دلکشی، وہ تازگی منظر میں اب کہاں
دَر چاہتوں کا بند ہے ہر سُو ہیں نفرتیں
ساماں محبتوں کا میرے گھر میں اب کہاں
نکتہ بہ نکتہ تیرا سخن، تیری گفتگو
حسنِ تکلم ایسا، دیدہ ور میں اب کہاں
ہر اک بدن ہی جل اُٹھا بادِ سموم میں
تازہ ہوائیں میرے مستقر میں اب کہاں
میں پَر بُریدہ خیمۂ خواہش میں معتکف
پرواز کا وہ شوق بال و پر میں اب کہاں
نَے دلربائی حسن میں نَے عشق میں تپش
وہ لطف حسن و عشق کے مظہر میں اب کہاں
خالدؔ میرے خمیر میں خوشبوئے ظرف ہے
کوئی خیالِ خام میرے سر میں اب کہاں